© rasailojaraid.com

وقائع

صاحبزادہ ساجد الرحمٰن

قاہرہ کا ایک مطالعاتی سفر

گذشتہ ماہ جنوری میں ,,المجلس الاعلی للشؤن الدینیہ بالقاہرۃ کی جانب سے پاکستان کے تین دینی رسائل کی ادارت سے وابستہ ارکان کو قاہرہ کے دورہ کی دعوت دی گئی ، جن میں دو اہل علم مولانا یوسف لدھیانوی (بیّنات کراچی) اور جناب زاہد اشرف (المنبر) ، فیصل آباد کے علاوہ راقم الحروف بھی شامل تھا ۔ بعض وجوہ کی بناء پر مولانا یوسف لدھیانوی صاحب یہ سفر اختیار نہ کر سکے ، اور ہم ان کی صالح صحبتوں کے فیضان سے محروم رہے۔ دفتری اور رسمی کاروائیوں کی تکمیل کے مراحل طے ہوتے ہوتے دو تین ماہ گذر گئے اور یوں ایک ماہ قبل یعنی ۱۲ مئی ۱۹۸۶ء (۲ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ) کو سفر قاہرہ کیلئے روانگی ممکن ہوئی ۔ جناب زاہد اشرف صاحب سے بدستور رابطہ تھا اس لئے تاریخ کا تعین ان کی رضا مندی سے کیا گیا ۔ چنانچہ ہم کراچی کے ہوائی مستقر پر ہی اکٹھے ہو گئے اور رات تقریباً ۲ بجے پاک سر زمین سے قاہرہ کیلئے رخصت ہوئے، تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی پرواز کے بعد پی آئی اے کا یہ طیارہ دوبئی اترا اور ہمیں ایک گھنٹے کیلئے ہوائی اڈہ کی حدود کے اندر گھومنے کا موقعہ ملا ۔ ائیرپورٹ کی خوبصورت عمارت ، ڈیوٹی فری شاپنگ سنٹر اور دیگر سامان آرائش

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

و زینت تیل کی دولت کے بھر پور مظاہر تھے ـ دوکانوں پر تقریباً سو فیصد خواتین کام کر رہی تھیں اور کھلے عام شراب فروخت ہو رہی تھی، البتہ ایک کونے میں تصاویر، پینٹنگز کے ذریعے عربی اسلامی تہذیب کے آثار مسافروں کو اس امر کی جانب متوجہ کر رہے تھے کہ خبردار! تم اس وقت ایک مسلمان ملک کی سر زمین پر کھڑے ہو ـ

تقریباً ایک گھنٹے بعد دوبئی سے رخصت ہوئے اور قاہرہ کے وقت کے مطابق تقریباً سوا چھ بجے صبح (پاکستانی وقت ۱۵ ـ ۹) ہم قاہرہ ائیر پورٹ یعنی اپنے اس سفر کی منزل پروارد ہوئے ـ ہوائی اڈہ کی عمارت میں داخل ہونے سے پہلے صدر دروازے کے اوپر لکھی ہوئی یہ آیۃ کریمۃ ,,ادخلوا مصر ان شاء اللہ آمنین،، ہر آنے والے مسافر کو مصر کی قدیم تاریخ اور تہذیب و ثقافت پر غور و فکر کی دعوت دیتی ہے ـ ہوائی اڈے پر پاکستانی سفارتخانے کے احباب پیشوائی کے لئے تشریف لائے تھے اس لئے کسی خاص دقت کا سامنا نہیں ہوا ـ وہیں معلوم ہوا کہ سفیر پاکستان راجہ محمد ظفر الحق صاحب کے ایماء پر ہمارا قیام انہی کی اقامت گاہ پر ہے، چنانچہ ہم ائیرپورٹ سے اپنی جائے قیام کو روانہ ہوئے ـ راستے کے مناظر، عمارات، لوگوں اور راہ گیروں کو دیکھ کر ہمارا ملا جلا تاثر یہ تھا کہ یہ قدیم اسلامی شہر بیک وقت، امیر بھی ہے اور غریب بھی۔ اور اس امارت و غربت میں خاصا فاصلہ ہے۔

سفیر پاکستان کی قیام گاہ جو پاکستان ہاؤس کہلاتی ہے، نیل کے کنارے واقع ہے اور جب چاہیں دائیں جانب کی کھڑکی کھول کر نیل کے خوبصورت منظر اور خنک ہواؤں سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں ـ نماز ظہر کے بعد ہم نیل کے کنارے چہل قدمی کیلئے نکلے ـ نیل کے کنارے پر ہی پولیس چھاؤنی ہے ـ یہاں ایک خوبصورت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسجد ہے ، جسکے انتظام و انصرام کا ذمہ دار محکمہ پولیس ہے۔ ہم نے عصر کی نماز اسی مسجد میں ادا کی ، نماز عصر کے بعد امام صاحب نے ہم سے نہایت پرتپاک طریقے سے مصافحہ کیا ، بوسے دیئے ، ہم سے بھی جواباً توقع رکھتے تھے مگر ہم شرما گئے (البتہ چند روز بعد جھجھک دور ہو گئی) ہمیں پہلے ہی دن ان پہلے مولانا سے ملاقات کے بعد اندازہ ہو گیا کہ راجہ ظفر الحق پاکستان کی طرح مصر میں بھی علماء کے ساتھ قریبی تعلق قائم کئیے ہوئے ہیں اور وہ اہلِ علم اور دینی حلقوں میں قدر و منزلت اور عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں ۔

شام کو ہمیں مصر سے متعلق مختصر بریفنگ دی گئی ، بتایا گیا کہ اس وقت مصر ترقی کی راہ پر تیزی کے ساتھ گامزن ہے۔ کیمپ ڈیوڈ سمجھوتے کے بعد مصر اپنی ساری توانائی تعمیر و ترقی پر صرف کر رہا ہے۔ اور اس وقت اسـرائیل کے بعد مصر کو امریکہ کی طرف سے سب سے زیادہ امداد دی جا رہی ہے اور مصری اس امداد کو دانشمندی اور تنظیم کے ساتھ استعمال میں لا رہے ہیں ۔ چنانچہ صنعتی و زرعی میدان میں بےپناہ ترقی ہو رہی ہے۔ ہم نے بچشم خود تعمیراتی کاموں کی تیز رفتاری کا مشاہدہ کیا ۔ یہ بھی سنا کہ مصر میں کوئی چوری کوئی car Lifting نہیں ۔ تین تین سال لوگ گھروں سے باہر رہتے ہیں اور ان کے گھر محفوظ رہتے ہیں ۔

ایک نہایت اہم بات جو اس بریفنگ کے دوران سامنے آئی وہ ہمارے عمائدیـن حکومت کیلئے توجہ طلب ہے : بتایا گیا کہ مصری کابینہ میں نمائندگی متعلقہ وزارت کے امور میں تجربہ ، قابلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر دی جاتی ہے۔ نمائندگی برائے نمائندگی کا کوئی تصور نہیں ۔

قاہرہ میں تراویح کی پہلی نماز ہم نے ۱۳ مئی (یعنـی ۱۳/ رمضان المبارک) کـو الجامع الازہر میں ادا کی ۔ اسلامی علوم کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک طالب علم ہونے کی حیثیت سے یہ خواہش ہمیشہ رہی کہ کبھی خدا موقعہ دے تو مسلمانوں کی اس عظیم درسگاہ کو دیکھا جائے۔ آج اس خواہش کی تکمیل پر دل میں ایک عجیب سرور کی کیفیت تھی۔ الجامع الازہر جو الازہر کی قدیم جامعہ بھی ہے، ایک بہت بڑی مسجد ہے۔ جگہ جگہ سے مرمت طلب ہے۔ نامعلوم وجوہ کی بناء پر اسکی مرمت نہیں کی گئی، اسکی یہ قدامت خود اپنی تاریخ بیان کر رہی ہے۔ مسجد میں پہنچے تو میری نظریں طہ حسین کی الایام کی ورق گردانی کرنے لگیں۔ مسجد کے چاروں طرف کے برآمدے تدریس کے لئے استعمال ہوتے آئے ہیں، طہ حسین کے زمانے میں یہاں چٹائیوں پر بیٹھ کر درس و تدریس ہوتی تھی آج ان برآمدوں میں چھوٹی چھوٹی کرسیاں اور میزیں بچھی ہیں۔ جبکہ الازہر کا نیا کیمپس ہماری جدید ترین یونیورسٹیوں کی طرز پر ہے، اسکے باوجود دعوۃ کی کلاسیں اسی مسجد کے برآمدوں میں ہوتی ہیں۔

قاہرہ میں ٦٠ فیصد شافعی المسلک اور ۴۰ فیصد حنفی ہیں۔ اکثر و بیشتر مساجد میں تراویح کی آٹھ رکعتیں ہی ادا کی جاتی ہیں لیکن ازہر میں بیس رکعتیں ادا کی جاتی ہیں۔ دوران نماز مختصر آیات تلاوت کی جاتی ہیں۔ کوشش کی جاتی ہے کہ تین آیات سے تجاوز نہ ہونے پائے۔ ہمارے لئے یہ امر خاصا تعجب کا باعث ہوا کہ دنیائے اسلام کی اس عظیم درسگاہ کی جامع مسجد میں جو شہر کے عین وسط میں واقع ہے نمازیوں کی تعداد ۱۰۰ سے زیادہ نہ تھی۔ نماز تراویح کے بعد امام صاحب سے ملاقات ہوئی۔ خوش وضع، ڈاڑھی اور مونچھوں سے بےنیاز امام صاحب نے ٹھنڈے مشروب سے ہماری تواضع کی۔ یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ ہم نے قیام قاہرہ کے دوران میں مصر کی کسی مسجد کا کوئی امام یا خطیب باریش نہیں دیکھا، کوئی اور صاحب اس جستجو میں کامیاب ہوگئے ہوں تو میری محرومی کو میری کوتاہ نظری پر محمول کیا جائے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نماز تراویح کے بعد مسجد حسین دیکھنے گئے یہ خوبصورت مسجد ازھر سے بالکل قریب ہے ، تزیین و آرائش کے لحاظ سے مصر کی مساجد میں نمایاں ہے۔ یہاں نمازیوں کا خاصا ھجوم تھا ، مسجد کے باھر بھی مردوں اور خواتین کا بےپناہ ازدھام تھا۔ مسجد سے ملحق حضرت حسینؓ کے سر مبارک کا مزار بنا ہوا ہے۔ تاریخی اعتبار سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کا مصر پہنچنا متحقق نہیں ، لیکن بہرحال اس نام سے یہ مزار وھاں پر موجود ہے۔ جہاں زائرین نہایت کثیر تعداد میں حاضری دیتے ھیں، خاصی تعداد میں لوگ مزار کے اردگرد تلاوت کلام پاک میں مصروف تھے۔ ان چند ایام میں محسوس ہوا کہ مصر میں تصوف کا حلقہ نہایت وسیع ہے ، مزارات پر حاضری ، مزارات کا احترام ، اور صوفیہ سے عقیدت کے مظاہر ہر جگہ نظر آتے ہیں۔ مسجد حسینؓ سے ملحق ایک وسیع و عریض ھال میں کسی سلسلہ کے بزرگ اپنے عقیدتمندوں کو وعظ و نصیحت کر رہے تھے بڑی تعداد میں خواتین و حضرات کا مجمع تھا۔ خواتین اسکرٹ پہنے حلقہ میں جاتے ہوئے کوئی هچکچاھٹ محسوس نہیں کر رھی تھیں۔ مسجد وسط شہر میں ہے باھر میلہ کا ساسماں تھا ، مرد عورت بچے بوڑھے ہر طرف لوگ ھی لوگ نظر آ رہے تھے ، معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کے دوران قاھرہ میں اکثر لوگ رات کو جاگتے ھیں اور نماز فجر کے بعد سو جاتے ھیں ، بازار ساری رات کھلے رھتے ھیں اور خرید و فروخت کا سلسلہ جاری رھتا ہے۔ مصری لباس پر فرانسیسی تہذیب کے بےپناہ اثرات نظر آتے ھیں حالانکہ فرانسیسی حکمرانوں کا قیام یہاں صرف تین سال رہا۔ تقریباً نوے فیصد خواتین اسکرٹ پہنتی ھیں۔ سر ڈھانکنے کا کوئی سوال ھی نہیں۔ مرد تقریباً ۱۰۰ فیصد کوٹ پتلون پہنتے ھیں۔ اختلاط مرد و زن کوئی عیب نہیں۔ مرد اور عورت کا بانہوں میں بانہیں ڈال کر چلنا ایک مقبول انداز ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۴/ اکتوبر کو ہماری راہنمائی کیلئے ہمارے سفارتخانے کے ایک عربی دان رُکن جناب طاہر بٹ صاحب ہمارے ساتھ ہولئیے۔ ان کے علاوہ ,,المجلس الاعلی للشئون الدينية ،، کی جانب سے ایک پروٹوکول آفیسر جناب عطیہ صاحب کا تعاون بھی حاصل ہو گیا۔ اسی روز ہماری ملاقات مصر کے کثیر الاشاعت مجلہ اکتوبر کے نائب مدیر جناب عبدالوارث سے ان کے دفتر میں کرائی گئی اس ہفت روزہ کی اشاعت سوا لاکھ کے لگ بھگ ہے اور ادارتی کارکنوں کی تعداد ۱۰۰ سے متجاوز ہے۔ ابتدائی تعارف کے بعد جناب وارث صاحب نے مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی کی تحریک انقلاب اسلامی سے متعلق اپنے اعتراضات شروع کر دیئے۔ مولانا کے ہاں اسلامی انقلاب کی اصطلاح کے تکرار سے وہ خاصے برہم نظر آ رہے تھے۔ ہمارے لئے یہ حیران کن بات تھی کہ مولانا کے خیالات و نظریات سے متعلق خاصی معلومات کے باوجود انھیں مولانا کی وفات کی اطلاع نہیں تھی۔ تقریباً ایک گھنٹہ کی اس نشست میں پاکستان میں عربی زبان کی ترویج ، پاکستان میں پائے جانے والے مختلف مکاتب فکر اور اس طرح کے دیگر موضوعات زیر بحث رہے۔ اس دوران یہ انکشاف ہوا کہ استاذ عبدالوارث کی معلومات کے مطابق پاکستان میں اسماعیلیوں کی اکثریت ہے۔

اسی روز ہم نے مسجد سلطان پاشا ، مسجد الرفاعی اور مسجد محمد علی کے علاوہ قلعہ صلاح الدین ایوبی بھی دیکھا۔ یہ مصر کا واحد وسیع و عریض اور عظیم الشان قلعہ ہے۔ ترکی طرز پر تعمیر کی جانے والی مسجد محمد علی بھی نہایت خوبصورت ہے۔ اسی شام رات ساڑھے دس بجے ہمارے میزبان سپریم کونسل برائے امور دینیہ کے چیئرمین اور وزیر اوقاف جناب ڈاکٹر احمدی ابو النور سے ملاقات کیلئے وقت مقرر تھا۔ ہم نماز تراویح سے فراغت کے بعد جناب طاہر بٹ صاحب اور استاذ عطیہ کے ہمراہ وقت مقررہ پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مجلس کے دفتر میں پہنچے ۔ اس مجلس میں مختلف اسلامی ممالک کے اہل علم کو نمائندگی دی گئی ہے اور اس وقت مصر میں پاکستانی سفیر راجہ محمد ظفر الحق صاحب بھی اس مجلس کے رکن ہیں ، جناب ڈاکٹر احمدی ابو النور صاحب سے ہم بےحد متاثر ہوئے ۔ وہ نہایت صاحب علم اور خوش خلق انسان ہیں ۔ تقریباً چھ سات سال تک الازہر میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے ۔ موصوف علامہ اقبال سے بےحد متاثر ہیں ۔ ان کی گفتگو کا بیشتر حصہ اقبال اور فکر اقبال سے متعلق تھا ۔ مصر میں اب ایسے لوگوں کی ایک کثیر تعداد موجود ہے جو پاکستان سے گہری محبت رکھتے ہیں ۔ ان لوگوں میں جناب احمدی ابو النور سرفہرست ہیں ۔ ان حضرات میں جناب عزالدین شرف کا نام بھی نمایاں ہے جو کئی سال اسلام آباد میں مصر کے سفیر کے طور پر متمکن رہے ہیں ان کی گفتگو کا بیشتر حصہ پاکستان کی تعریف و توصیف پر مشتمل ہوتا ہے۔ وہ مصر میں پاکستان کے نقطۂ نظر کو جس طرح پیش کرتے ہیں اسکے لئے پوری پاکستانی قوم کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں ۔ جناب احمدی ابو النور صاحب کو صدر پاکستان نے دورہ پاکستان کی دعوت دی ہوئی ہے اور مستقبل قریب میں وہ پاکستان تشریف لانے کی خواہش رکھتے ہیں ۔

۱۵/ مئی کو تقریباً گیارہ بجے ہم فضیلہ الشیخ ، شیخ الازہر سے ملاقات کیلئے ان کے دفتر میں حاضر ہوئے ، شیخ الازہر جناب جادالحق علی جاد الحق جو اپنے منصب کی رعایت سے الامام الاکبر کے لقب سے معروف ہیں ، بہت بارعب شخصیت ہیں ۔ انھوں نے نہایت خندہ پیشانی سے ہمیں خوش آمدید کہا ، معانقہ فرمایا اھلاً و سھلاً ، شرّفتم القاھرہ ، نوّرتم القاھرہ کے پر خلوص جملوں سے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ۔ گفتگو کے آغاز میں ، میں نے ادارہ تحقیقات اسلامی اور ادارہ سے شائع ہونے والے رسالوں کا تفصیلی تعارف کرایا اور بتایا کہ میں اردو رسالہ فکرونظر سے منسلک ہوں جس پر اُنھوں نے اظہار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہی ایک شامیانہ لگا ہوا تھا جہاں کچھ لوگ بیٹھے تھے اور سامنے اسٹیج پر ایک قاری صاحب تلاوت کلام پاک فرما رہے تھے ، معلوم کیا تو پتہ چلا کہ قاہرہ میں بعض مساجد کے ساتھ اس طرح کے تعزیت خانے بنے ہوئے ہیں ۔ جب کسی کے عزیز کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ اس طرح کا کوئی تعزیت خانہ مختص کروا لیتا ہے ۔ ایک قاری کا انتظام کر کے وہاں چلا جاتا ہے ، قاری صاحب وہاں تلاوت فرماتے ہیں اور وہ وہیں بیٹھ کر تعزیت کیلئے آنے والوں سے ملاقات کرتا ہے ۔

سولہ مئی کو جمعہ کا دن تھا ، ہم نے مسجد الامام الشافعیؒ میں جمعہ کی نماز پڑھنے کا ارادہ ظاہر کیا ۔ تقریباً ساڑھے بارہ بجے ہم مسجد الشافعی پہنچے جو قاہرہ سے باہر ہے اور یہاں سے دیہی علاقہ شروع ہو جاتا ہے ، وسیع و عریض مسجد اس وقت تقریباً بھر چکی تھی ۔ ہم نے سب سے پہلے دنیائے اسلام کے عظیم امام،مفکر اور فقیہ کے مزار پر حاضری دی ۔ نہایت اونچی چھت والا یہ قدیم مزار ، صاحب مزار کی طرح نہایت پروقار ہے ۔ اندر داخل ہوتے ہی انسان پر ایک رعب و دبدبہ کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے ۔ مزار پر عقیدتمندوں کا ہجوم تھا ، فاتحہ خوانی ہو رہی تھی اور مزار سے چمٹ کر رو رو کر لوگ دعائیں مانگ رہے تھے ۔ مزار کے ساتھ لکڑی کی بنی ہوئی جالی سے میں نے اندر جھانک کر دیکھا تو کثرت سے روپے پیسے نظر آئے جو عقیدتمند اندر پھینک رہے تھے ۔ مزار شریف کی حاضری اور فاتحہ خوانی سے فارغ ہو کر ہم مسجد میں آ گئے ، اسی دوران امام صاحب نے تقریر شروع کی ۔ رمضان اور روزہ ان کا موضوع تھا ۔ نہایت زور دار خطیب تھے اور پر از اثر تقریر کر رہے تھے ۔ نماز جمعہ سے فراغت کے بعد ایک جنازہ آ گیا ۔ وہیں امام صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور نماز جنازہ کے بعد ایک نہایت طویل دعا مانگی ، یہاں یہ ذکر بھی غیر ضروری نہ ہوگا کہ میں نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسرّت فرمایا ، اسی موقعه پر جناب زاهد اشرف صاحب نے اپنے رسالے کا تعارف کرایا ـ میں نے عرض کیا که همارے لئے یه دن ایک یادگار دن کی حیثیت رکھتا ہے که آج هم دنیائے اسلام کی عظیم اسلامی درسگاه کے شیخ کی خدمت میں شرف باریابی حاصل کر رہے هیں ـ اس لئے هم اس موقعه کو غنیمت جانتے ہوئے آنجناب سے درخواست کرتے هیں که دنیائے اسلام کو آج جن مختلف النوع مسائل کا سامنا ہے ان کیلئے هم اپنے رسائل کے ذریعے کیا موثر کردار ادا کر سکتے هیں ، اس سلسلے میں آپ سے علمی راهنمائی کی استدعا ہےـ جناب شیخ الازهر نے فرمایا که آپ هر شمارے میں کوئی آیت قرآنی لیکر اس کا ترجمه و تشریح اور تفسیری نکات بیان کریں اور اسی طرح احادیث،

میں نے عرض کیا که بلاشبه یه نہایت اهم اور بنیادی کام ہے اور اسی اهمیت کے پیش نظر همارے سینکڑوں رسائل یه فریضه سرانجام دے رہے هیں ـ همارا رساله ایک تحقیقی ادارے کا ترجمان ہے اس لئے هم اس میں خالصةً تحقیقی مضامین و مقالات شـائع کرتے هیں ـ اس موقعه پر جناب زاهد اشرف نے مسلمانوں کی فرقه بندی سے متعلق جناب شیخ سے راهنمائی چاهی ـ اسلامی اخوت کے جذبه سے سرشار هر مومن صادق کی طرح انهوں نے بھی فرمایا که جب تمام فریـق بنیادی عقائد اسلام پر متفق هیں تو فروعی اختلافات کی بنیاد پر افتراق و انتشار کسی لحاظ سے بھی امت کے مفاد میں نہیں ـ اپنے اپنے مسالک پر قائم رهتے ہوئے امت کے متفقه مقاصد کے حصول کیلئے سب کو باهم مل کر جدوجهد کرنا چاهیئےـ جناب شیخ الازهر کی کرم فرمائی سے یه ملاقات تقریباً پینتالیس منٹ جاری رهی ـ اسی روز بعد نماز ظهر هم نے اهرام مصر بھی دیکھے ، جهاں یورپی سیاح کثرت سے موجود تھے ـ

رات کو نماز تراویح مسجد المکرم میں ادا کی ـ مسجد کے ساتھ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مصر کی اکثر مساجد سے جہاں اذان سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت سنی وہاں بعض مساجد میں اذان سے پہلے اور آخر میں صلوۃ و سلام کی آوازیں بھی سنیں ۔ لیکن یہ امر نہایت اطمینان بخش ہے کہ مصر میں کوئی نہیں پوچھتا کہ یہ مسجد کس مسلک کی ہے بلاتخصیص لوگ مساجد میں جاکر اللہ رب العزت کے حضور سربسجود ہوتے ھیں۔

مسجد سے باھر نکلے تو راجہ بازار راولپنڈی میں واقع سبزی منڈی کا سا منظر نظر آیا ۔ خوانچہ فروش سبزی فروش اپنے اپنے ریڑھوں کے اوپر کھڑے ھو کر نہایت بلند آواز میں اپنے اپنے سودے کی ھانک لگارہے تھے ۔

اسی رات وزیر اوقات جناب ڈاکٹر احمدی ابو النور کی جانب سے نیل کے کنارے واقع شیفرڈ ھوٹل میں دعوت افطار دی گئی ، افطار میں سپریم کونسل کے ارکان کے علاوہ سفیر پاکستان اور پاکستان میں مصر کے سابق سفیر جناب عزالدین شرف بھی شریک ھوئے ۔ کھانے کے دوران پاکستان کی حالیہ سیاست سے لیکر مذھبی معاملات تک مختلف پہلو زیر گفتگو رہے ، جناب عزالدین شرف صدر پاکستان کی اسلامی پالیسیوں سے متعلق خاصے جذباتی انداز میں تعریفی کلمات کہتے رہے ، ان کے بقول صدر پاکستان کے تین بنیادی مقاصد ھیں :

(۱) تطبیق الشریعہ (۲) عربی زبان کی ترویج (۳) عالم اسلام کا اتحاد بالخصوص مصر ، پاکستان ، اور ترکی کا مستحکم اتحاد ۔

اسی نشست میں سفیر پاکستان نے جامع الازھر کی طرف وزیر موصوف کی توجہ مبذول کرائی اور تجویز پیش کی کہ وزارت اوقاف و مذھبی امور کے اراکین کو مختلف مساجد میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جانا چاھیئے تاکہ مساجد کی حالت بھتر بنانے کا موقع ملے ۔ اسی دوران میں نے وزیر موصوف سے اپنی اور اپنے رفیق زاھد اشرف صاحب کی مختلف مزارات پر حاضری کا ذکر کیا اور وھاں پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عقیدتمندوں کی طرف سے جو عقیدت کے مظاہر ہم نے مشاهدہ کئیے ان سے متعلق استفسار کیا کہ کیا یہ سب کچھ وزارت اوقاف کی سرپرستی میں ہوتا ہے۔ سوال تو وزیر موصوف سے تھا ، مگر جواب کیلئے جناب عزالدین شرف مستعد ہوگئے ، اور میں کچھ حیران سا ہوگیا، کہ جناب شرف جیسا باغ و بہار انسان یکدم لال سرخ ہو گیا اور انہوں نے نہایت جذباتی انداز میں گفتگو فرمائی ، ان کا یہ ارشاد تھا کہ جب آپ اپنے اعزہ اولاد ، بیوی ، والدین کی محبت میں ان کو بوسہ دینے میں کوئی عار نہیں سمجھتے اور نہ ہی اس میں آپ کو کوئی شرک و بدعت نظر آتی ہے تو کیا حضرت حسینؓ اور ان جلیل القدر ہستیوں کی عزت آپ کے نزدیک اپنے اعزہ سے کم ہے کہ ان کی تعظیم میں آپ کو تردد ہے۔ ان کے اس جواب پر میرے رفیق جناب زاہد اشرف کی رگ حمیت پھڑک اٹھی ، وہ مناظرے کے میدان میں اترنا ہی چاہتے تھے کہ راجہ صاحب نے فوراً مداخلت فرمائی اور کہا ,,بحث نہیں ،، ۔ جناب شرف کے نقطہ نظر کی میز پر موجود مصری عمائدین نے بھرپور تائید کی ۔

تراویح سے فراغت کے بعد نیل کے کنارے سیر کا پروگرام بنا ، آزاد منش مصریوں کو نیل کی خنک ہواؤں سے لطف اندوز ہوتے دیکھا۔

غالباً گذشتہ صفحات میں بھی میں نے ذکر کیا ہے کہ مصر پر مغربی تہذیب کی گہری چھاپ ہے۔ چنانچہ خواتین اور مردوں کی دوستی ، اور بانہوں میں بانہیں ڈال کر چلنا اور فرط محبت سے ایک دوسرے کا کثرت سے بوسے لینا کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا اور نہ اس کا کوئی نوٹس لیتا ہے۔ ہم نے اس رات تقریباً اپنی ایک گھنٹہ کی سیر کے دوران ہر قدم پر ایسے بےشمار مناظر دیکھے ۔

سترہ مئی کو ہم نے مصر کے دو کثیر الاشاعت جرائد المصور اور الاهرام کے مطبع اور دفاتر کو دیکھا ، ان کے کارکنوں سے ملاقات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی ، اور ھمیں تفصیلی معلومات سے نوازا گیا ۔ الاھرام کی بلڈنگ نہایت خوبصورت اور جدید سازوسامان سے آراستہ ہے ۔ اسی شام سفیر پاکستان راجہ محمد ظفر الحق صاحب نے ھماری عزت افزائی کیلئے اپنی قیام گاہ پر دعوت افطار کا اہتمام کیا جس میں وزیر اوقاف سمیت وزارت اوقاف کے عہدیداروں اور مختلف جرائد و اخبارات کے ایڈیٹروں نے شرکت فرمائی ۔ دوران گفتگو مسئلہ افغانستان سے متعلق مصری صحافی دوستوں نے استفسار کیا جس کا جواب سفیر پاکستان نے شرح و بسط سے دیا اور مسئلہ افغانستان کے مالہ و ما علیہ پر روشنی ڈالی اور اس کے ساتھ مصری حکومت کے تعاون کا شکریہ ادا کیا ۔

۱۸ مئی کو ھم مجمع البحوث الاسلامیہ جو شہر سے باھر تھوڑے سے فاصلے پر واقع ہے دیکھنے گئے ۔ متعدّد خواتین و حضرات جو ھمارے خیال میں وھاں کے محققین تھے برآمدوں اور سیڑھیوں میں کھڑے مختلف موضوعات پر تبادل خیال میں مصروف تھے ۔ مجمع البحوث کی عمارت جو باھر سے خاصی متاثر کن نظر آتی ہے اندر سے نہایت خستہ حالت میں ہے ۔ فرنیچر نہایت ٹوٹا پھوٹا نظر آیا ۔ مختلف کمروں میں جھانک کر محققین کی زیارت کی کوشش کیگئی مگر کسی کو موجود نہ پایا ۔ یہاں امین (سیکرٹری جنرل) مجمع البحوث سے ملاقات ھوئی ، جو نہایت خوش خلق اور ملنسار ھیں ۔ انھوں نے بہت گرمجوشی سے ھماری پذیرائی کی اور مجمع سے متعلق معلومات فراھم کیں ۔ یہ بھی معلوم ھوا کہ تحقیقی ذمہ داریوں کے علاوہ مجمع البحوث اس کا بھی ذمہ دار ہے کہ مصر میں کوئی دینی کتاب اسکی اجازت کے بغیر نہ داخل ھو سکتی ہے نہ چھپ سکتی ہے ۔

یہاں سے ھم مجمع البحوث دیکھنے گئے ۔ باھر سے آنے والے تمام طلباء اور وفود یہی ٹھہرتے ھیں ۔ دعوۃ و ارشاد کے سہ ماھی تربیتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پروگرام میں شرکت کیلئے پاکستان سے گیا ہوا پندرہ رکنی علماء کا گروپ یہی سکونت اختیار کئے ہوئے ہے ، ہم علماء کرام سے ملنے ان کے کمروں میں گئے اور خاصی دیر ان کے ساتھ گذاری ۔

۱۹ مئی کو ہم ,,المجلس الاعلی ،، کی موٹر میں اسماعیلیہ دیکھنے کیلئے روانہ ہوئے ۔ جناب فواد (پروٹوکول آفیسر) اور جناب ابراھیم مصری (جو پاکستانی سفارتخانہ میں اسسٹنٹ انفارمیشن آفیسر ہیں) بھی ہمارے ساتھ تھے ۔ ابراھیم صاحب قاھرہ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ھیں ۔ اسلامی علوم اور تاریخ پر خاصی نظر رکھتے ھیں اسلئے سفر بہت اچھا گذرا ۔ اسماعیلیہ کو مصر کی جنگی تاریخ میں بہت اہم مقام حاصل ہے ۔ اسی شہر میں امن معاھدہ کیلئے ابتدائی گفتگو ہوئی ۔ اور یہیں سے رمضان المبارک ۱۹۷۳ میں مصری فوج نے سویز عبور کر کے ایک کامیاب حملہ کے بعد اپنا علاقہ خالی کروا لیا تھا ۔ فی الواقع یہ نہایت مشکل معرکہ تھا جسے مصریوں نے نہایت جوانمردی اور جذبہ حب الوطنی سے سر کیا ۔

اسماعیلیہ میں گورنر صوبہ سے بھی ملاقات کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ملاقات اگرچہ مختصر تھی مگر نہایت خوشگوار ۔ گورنر صاحب نے جاننا چاھا کہ پاکستان میں اسلام کب داخل ہوا ۔ میں نے محمد بن قاسم کی آمد اور فتح سندھ کے پس منظر پر مشتمل مختصر جواب دیا جناب گورنر نے جناب زاھد اشرف صاحب کو اور مجھے اسماعیلیہ کے نشانات عطا کئیے ۔

۲۵ مئی کو ہم فراعنہ مصر کا اولین دارالحکومت الاقصر دیکھنے کیلئے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوئے ۔ علی الصباح ھی ہم وھاں پہنچ گئے ۔ سب سے پہلے ہمیں وہ قبریں دکھائی گئیں ، جہاں کچھ فراعنہ مصر اور ملکائیں تابوت میں محفوظ کر کے رکھی گئی تھیں ، یہ قبریں پہاڑوں کے اندر کمروں کی شکل میں ھیں ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شام کو فراعنہ مصر کا وہ معبد دیکھا جسکی تعمیر پر پندرہ سو سال کا عرصہ صرف ہوا ۔ اس میں ہماری شاہی مسجد کے میناروں جتنے بےشمار ستون ہیں اور ہر ستون پر کچھ عبارتیں اشارات کی زبان میں درج ہیں ، یہ بہت بڑا معبد ہے ، جس میں مختلف شکلوں کے طویل القامت بت رکھے ہوئے ہیں ، جو مرور زمانہ سے اب کہیں کہیں سے ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں ۔

۲۱ مئی قاہرہ میں ہمارا آخری دن تھا (۲۲ مئی کو ہم نے عمرہ کے لئے جدہ روانہ ہونا تھا) ۔ اس دن ہم نے میدان التحریر میں واقع میوزیم کی سیر کی ۔ یہ بہت بڑا میوزیم ہے جسے دیکھنے کیلئے کم از کم پورا دن چاہیئے ۔ اسی میوزیم میں فرعون کی لاش محفوظ ہے ۔ ہم اسے تو دیکھنے میں کامیاب نہ ہو سکے ۔ لیکن دیگر کئی لاشیں دیکھیں جو کپڑے کی پٹیوں میں لپٹی ہوئی تھیں ۔ اور ان کے چہرے کسی دھات کے خول سے ڈھکے ہوئے تھے اور اُس خول پر لاش سے متعلّق معلومات درج تھیں ۔

ضمناً یہ بھی ذکر کرتا چلوں کہ جاتے وقت ادارہ کی طرف سے مجھے یہ ذمہ داری سونپی گئی تھی کہ میں قیام قاہرہ کے دوران ادارہ کی لائبریری کیلئے مفید کتابیں بھی خریدوں ۔ ہر چند کہ وقت مختصر تھا اور مصروفیت بہت زیادہ لیکن رات کو بازار کھلے رہنے سے ہم نے خوب فائدہ اٹھایا اور جناب زاھد اشرف صاحب اور جامعۃ الازھر میں زیر تعلیم پاکستانی طالب علم مولانا تاج الدین صاحب کے تعاون سے تقریباً سات سو کتابیں خریدیں ۔

میرا یہ دورۂ قاہرہ ,,المجلس الاعلی ،، کی دعوت پر تھا مگر ادارہ کے تعاون کے بغیر اس کا امکان نہیں تھا ۔ چنانچہ اسکے لئے ادارہ تحقیقات اسلامی کا بےحد شکر گذار ہوں کہ مجھے اس معلوماتی سفر کے لئے ضروری سہولت مہیا کی گئی ۔ اس مطالعاتی دورہ کیلئے

© rasailojaraid.com